صلاح الدین شہاب الدین

صالح معاشرہ کی تشکیل کے چند بنیادی اصول

اسلام کی آمد سے قبل ساری دنیا کفر وضلالت کی گھٹاٹوپ تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ عدوان و حرکشی' بددیانتی و بدکرداری' قتل وخونریزی' خیانت و بے ایمانی کو ایک عام جرم سمجھا جاتا تھا۔ زنا کاری و فحاشی' بدکاری وتہمت تراشی' بہتان طرازی و افتراء پردازی کو روا تصور کیا جاتا تھا۔ باہمی کشمکش' آپسی چپقلش' تفرقہ بازی' خاندانی عصبیت کا ہر چہار جانب دوردورہ تھا۔ سودخوری اور رشوت خوری جیسی مہلک بیماریاں معاشرہ میں موجود تھیں۔ الغرض پورے معاشرے پر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ ایسے پرفتن و پرآشوب ماحول میں اسلام کی روشن کرنیں عرب کے صحراؤں سے نمودار ہوئیں اور اپنی تعلیمات حسنہ وہدایات منورہ سے ان تمام برائیوں کا قلع قمع کیا جو معاشرہ میں جڑ پکڑ چکی تھیں۔

قارئین کرام! موجودہ معاشرہ جس میں ہم اور آپ سانس لے رہے ہیں اس قدر بگڑ چکا ہے کہ آج سے پندرہ سو سال قبل کی مکمل تصویر عود کر آئی ہے۔ آج بھی ہمارے معاشرے میں قسم قسم کی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ جھوٹ' غیبت' چغل خوری' بدعہدی' وعدہ خلافی وعدم احساس ذمہ داری' مکاری' دھوکہ دھڑی جیسی مہلک بیماریاں موجود ہیں۔ فرید برآں معاشرہ کی اصلاح اور افراد معاشرہ کے اندر اسلامی شعور بیدار کرنے کے لیے مختلف ومتعدد تنظیمیں قائم ہیں۔ لیکن ان کی تمام تر کوششیں رائیگاں و بے کار ہیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ہم ان اصلاحی پہلوؤں کو اپنائیں' جن سے ہمارا بگڑا ہوا معاشرہ راہ راست پر آسکے۔

کتاب وسنت کے مطالعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے لیے چار چیزوں کی اصلاح ضروری ہے' بغیر ان کی اصلاح کے معاشرہ کی اصلاح مشکل ہے۔

بنابریں انھیں چار چیزوں کی اصلاح پر معاشرہ کی اصلاح کا مدار ہے۔ (۱) فرد کی اصلاح۔ (۲) خاندان کی اصلاح۔ (۳) قوم کی اصلاح۔ (۴) حکومت کی اصلاح۔

بالترتیب یہی وہ چار چیزیں ہیں' جن کی اصلاح کے بغیر مثالی معاشرہ کا تصور محال ہے۔ مزید برآں اگر ان میں سے کسی ایک میں بھی خامی

ہے تو معاشرہ کی اصلاح ناممکن ہے۔ اس لیے کہ افراد سے خاندان ہے اور خاندان سے قوم اور قوم سے حکومت۔ گویا یہ ایک دوسرے کے جزء لاینفک ہیں۔

ا۔ فرد کی اصلاح

معاشرے کی اصلاح کے لیے سب سے پہلے جس چیز کی اصلاح کرنی لازم ہے، وہ فرد کی اصلاح ہے۔ اس لیے کہ معاشرہ کے عنصر افراد ہوتے ہیں۔ بغیر نیک و باکردار افراد کے ایک اچھے معاشرہ کا تصور ناممکن ہے۔

مذہب اسلام نے فرد کی اصلاح کا سب سے بڑا ذمہ دار والدین کو ٹھہرایا ہے کیونکہ والدین ہی وہ معمار ہوتے ہیں۔ جو معاشرے کو نیک اور صالح افراد عطا کرتے ہیں۔ بلاشبہ والدین کے اسوہ و طریقہ، کردار و کیریکٹر، حرکات و سکنات بچے کی شخصیت سازی میں خشت اول کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لیے کہ بچپن میں جو چیز بچے کے ذہن میں بیٹھ جاتی ہے، وہ پتھر کی لکیر کے مانند ذہن کے دبیز پردوں پر نقش ہو جاتی ہے اور بہت ہی جدوجہد، محنت و مشقت کے بعد مٹ پاتی ہے۔

اخلاق و کردار کے علاوہ والدین کے عقائد و نظریات، افکار و خیالات کا بھی بچے پر گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ والدین جن عقائد و نظریات کے حامل رہتے ہیں، بچہ بھی انھیں چیزوں کی پیروی میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ما من مولود يولد إلا على الفطرة فابواه يهود انه أو ينصر انه أو يمجسانه))

یعنی یعنی ہر پیداہ ونے والا بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہیں لیکن بعد میں والدین کے عقائد کا متحمل ہوکر دین اسلام سے اپنا رشتہ کاٹ لیتا ہے اور اپنے والدین کی طرح یہودی یا نصرانی یا مجوسی بن جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ والدین خود بھی اسلامی طرزِ معاشرت اختیار کریں اور اپنے بچوں کو بھی فاس طرف مائل کریں۔ کیونکہ اللہ رب العالمین فرماتا ہے

﴿يا ايها الذين آمنوا قوا انفسكم واهليكم نارا وقودها الناس والحجارة﴾

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

لہٰذا ہر انسان کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھی تعلیم دے اور صحیح تربیت کرے۔ برے ساتھیوں و ہمنشینوں سے دور رکھے، ناز و نعم کا عادی نہ بنائے۔ انھیں معاشرے میں پھیلی تمام برائیوں سے محفوظ رکھے۔ ناز و نعم کا عادی نہ بنائے۔ انھیں معاشرے میں پھیلی تمام برائیوں سے محفوظ رکھے، دینی تعلیمات کی طرف راغب کرے۔ محاسن اخلاق صدق گوئی،

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone 5866476, 5866396

راست گفتاری وحق بیانی کی تعلیم دے۔ کذب بیانی، دروغ گوئی، فحش و منکرات اور دیگر غیر مناسب اخلاق وعادات سے اجتناب کرنے کا حکم دے کیونکہ یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی رسوائی ہے۔

۲۔ خاندان کی اصلاح

اصلاح نفس واہل بیت کے بعد خاندان کی اصلاح لازم ہے اور یہ اصلاح اسی صورت میں ممکن ہوگی کہ جب آدمی خود پابند شرع ہو۔ اس کے اندر حلم و بردباری، عفوودرگزر، احساس ذمہ داری کا مادہ وافر مقدار میں موجود ہو۔ اس کے اندر کبیر وصغیر کے حقوق کی ادائیگی کی صفت موجود ہو، وہ ارتباط باہمی، اتحاد و یگانگت، الفت ومحبت کا درس دینے والا ہو بغیر ان سب چیزوں کے وجود کے خاندانی نظام کا درست ہونا مشکل ہے۔

مذہب اسلام نے خاندانی نظام کو درست و متوازن بنانے کے لیے ان تمام برائیوں کا سدباب کیا ہے۔ جن سے اس میں کسی بھی طرح کا کوئی خلل واقع ہوتا ہے اور ان تمام اسباب وعلل پر قدغن لگایا ہے۔ جن سے خاندانی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ مثلاً خاندانی نظام میں ناچاقی باہم ایک دوسرے کے حقوق کے غصب سے ہوتی ہے۔ تو ایسی صورت میں مذہب اسلام نے غاصب کو حق کی ادائیگی کا درس دیا ہے اور "**اعط کل ذی حق حقه**" کہہ کر آپسی حقوق کی حفاظت کی تاکید کی ہے۔

علاوہ ازیں مذہب اسلام نے خاندانی نظام میں بدمزگی پیدا ہونے کی وجہ سے ظلم وجور، عدوان و سرکشی، امانت و خیانت، خودساختہ تفوق و برتری، تجسس وبدگمانی، بغض وحسد، کینہ وکپٹ، غیبت وچغل خوری، غرور وکبر سے کلی طور پر اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے اور مخالفین کو ان کے برے انجام سے آگاہ کیا ہے۔ چنانچہ ظلم و جور کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب))

"مظلوم کی بددعا سے بچو اس لیے کہ اس کی دعا اور اللہ رب العالمین کے مابین کوئی پردہ نہیں ہوتا۔"

امانت میں خیانت پر وعید سناتے ہوئے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ومن يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفى كل نفس بما كسبت وهم لا يظلمون﴾

ہر خیانت کرنے والا خیانت کو لیے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہوگا پھر ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔

غرور وکبر خودساختہ برتری سے منع فرماتے

ہوئے کہا:

﴿لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرة من کبر...... الکبر بطر الحق و غمط الناس﴾

''جنت کے اندر وہ شخص داخل نہیں ہوسکتا جس کے دل کے اندر ذرہ برابر بھی کبر ہو اور کبر حق کے انکار کرنے اور لوگوں کے حقیر سمجھنے کا نام ہے۔''

غیبت و چغل خوری، حسد و کینہ کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا:

((ثلاثة لا یستجاب دعاء هم اکل الحرام ومکثر الغیبة ومن کان فی قلبه غل أو حسد للمسلمین))

''تین قسم کے لوگوں کی دعاء اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا، حرام خور، بہت زیادہ غیبت کرنے والا، کس کے دل میں مسلمانوں کے متعلق حسد اور کینہ ہو۔''

اس کے علاوہ کتاب و سنت کے اندر اور بھی بہت سے نصوص ہیں، جن سے یہ حقیقت طشت ازبام ہوتی ہے کہ مذہب اسلام نے خاندانی فضا کو ہموار و پرسکون بنانے کے لیے ان تمام اسباب پر قدغن لگائی ہے جو خاندانی نظام کو درست و متوازن بنانے میں مضر ہیں، اور ان تمام مثبت پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی ہے، جو خاندانی ماحول کو خوشگوار بنانے میں کارآمد مفید ہیں۔

۳۔ قوم کی اصلاح

فرد و خاندان کی اصلاح کے بعد مذہب اسلام نے قوم کی اصلاح کا حکم دیا ہے اور ایسے ایسے قوانین وضع کیے ہیں کہ اگر قوم کے افراد اس کو اپنالیں تو قوم خود بخود راہِ راست کی طرف چل پڑے گی۔

قوم کی اصلاح کے لیے ان تمام چیزوں کا اپنا ضرور ہوگا جو خاندان کی اصلاح وسدھار کے لیے ازحد ضروری ہیں۔ علاوہ ازیں اصلاح قوم کے خاطر اور بہت سے امور کو ملحوظ رکھنا ہوگا مثلاً اگر قوم وملت کے اندر خلاف شریعت امور جاگزیں ہوگئے ہوں اور مشرکانہ رسوم ورواج جڑ پکڑ چکے ہوں تو اس کی بیخ کنی کرنا نہایت اہم ہے جس کے لیے مصلحین سماج کو بذات خود قولی میدان سے نکل کر عملی میدان میں قدم رکھنا ہوگا اور اپنے عمل کے ذریعے لوگوں کو صحیح تعلیمات سے روشناس کرانا ہوگا۔

اصلاح قوم کے لیے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اگر کوئی فرد ایسے فعل کا مرتکب ہو جس پر شریعت اسلامی نے حدود وتعزیرات مقرر کیے ہوں تو ایسی صورت میں بلاتفریق امیر وغریب حد نافذ کی جائے تا کہ جہاں اس آدمی کی اصلاح ہو وہیں قوم کے دوسرے لوگ بھی عبرت پکڑیں۔

قوم کی اصلاح کے لیے نسلی امتیاز، خاندانی تفوق کا خاتمہ بھی ازحد ضروری ہے اس سے روکتے

ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے اندر یہ ارشاد فرمایا:

((ألا إن ربکم واحد واباکم واحد ألا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لأحمر علی اسود ولا لاسود علی احمد إلا بالتقوی))

''یقیناً تمھارا رب ایک ہے تمھارا باپ بھی ایک ہے، خبردار کسی عربی کو عجمی اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ معیار فضیلت صرف اور صرف تقویٰ ہے۔

صالح سماج وسوسائٹی کے لیے امن وسلام اور صلح وآشتی کا برقرار رہنا واجب ہے۔ اسی لیے اگر دو فریق کے درمیان جنگ کی گرم بازاری ہو تو حتی المقدور صلح کرانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

﴿وإن طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما فان بغت احداهما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفی إلی امر الله فان فاءت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا إن الله یحب المقسطین﴾

''اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرادیا کرو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

قوم کی صالحیت اور سالمیت کی بقاء کے لیے ان تمام چیزوں کا خاتمہ بھی ضروری ہے جو معاشرے کی صالح فضاء کو آلودہ کردیتی ہیں۔ جیسے جوا، شراب نوشی، قمار بازی، اغلام بازی، زناکاری اور دیگر فحش و منکرات وغیرہ۔

واضح رہے کہ مذہب اسلام نے ان جیسی تمام خبیث اشیاء پر پابندی لگائی ہے اور ان کے مرتکبین کو برے انجام سے آگاہ کیا ہے۔

۴۔ حکومت کی اصلاح

حکومت کی اصلاح کے لیے چند چیزوں کا پایا جانا بے حد ضروری ہے۔ پہلی چیز جس سے حکومت کی اصلاح ممکن ہے، وہ یہ ہے کہ ایوان حکومت میں ایسے افراد پائے جائیں جنھیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہو اور وہ اتحاد و یگانگت اور الفت ومحبت کا درس دینے والے ہوں۔

دوسری چیز یہ کہ قوم کے افراد سے زعماء منتخب کریں تو خاص امور کا خیال رکھیں۔ مثلاً ان کے

باقی: صفحہ نمبر 24 پر